

## صَلَوۃُ - اُولَوَالْعَزَم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰدَمَ وَّ نُوْحٍ  
وَ اِبْرٰهِيْمَ وَّ مُوْسٰى وَّ عِيْسٰى وَّ مَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ  
وَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

دلائل الخیرات کے مولف سیدی ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی سے اس کے شارحین نے نقل کیا ہے کہ جو شخص  
مذکورہ درود شریف کو تین بار پڑھیگا اس کو کتاب دلائل الخیرات ختم کرنے کا ثواب ملیگا۔ (البھانی)

## صَلَوۃُ السَّعَادَةِ

چھ لاکھ درود کے برابر ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوۃٌ دَائِمَةٌ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ O  
بعض مشائخ سے سیدی احمد الصاویؒ نے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف چھ لاکھ درود کے برابر ہے اور فرمایا  
اسے سعادت الدارين کے لئے پڑھا جاتا ہے اور اسے صَلَوۃُ السَّعَادَةِ کہا جاتا ہے جو شخص ہر جمعہ کو اسے ہزار بار پڑھیگا  
وہ دونوں جہاں کے سعادت مندوں میں شمار کیا جائیگا (البھانی)

## بد بودار چیزوں کے استعمال کی بد بودفع ہو جاتی ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی النَّبِيِّ الطَّاهِرِ O

یہ درود جو بد بودار چیزوں کے کھانے سے ہو جاتی ہے اس کو زائل کرنے کی دوا ہے بشرطیکہ ایک ہی سانس میں  
اس کو گیارہ بار پڑھیں (اس کے لئے تھوڑی مشق کی ضرورت ہوتی ہے) اس کو بہت سے لوگوں نے آزمایا اور طلوع  
سحر کی مانند سچا ثابت ہوا (البھانی)

## صَلَاةُ الْفَاتِحِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقُ  
وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ لِلْحَقِّ بِالْحَقِّ الْهَادِيَ إِلَى صِرَاطِكَ  
الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمَقْدَارِهِ الْعَظِيمِ ۝

یہ درود سید محمد البرکیؒ کی طرف منسوب ہے۔ انہوں نے کہا جو شخص زندگی میں اسے ایک بار پڑھیگا وہ دوزخ میں داخل نہوگا۔ بعض سادات مغرب نے کہا کہ یہ اللہ کے ایک صحیفہ میں نازل ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار درود کے برابر ہے اور کہا گیا کہ اس کا چھ لاکھ کے برابر ثواب ہے۔ جو شخص اسے چالیس روز تک باقاعدگی سے پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیگا۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا ہفتہ کی رات ہزار بار پڑھیگا اسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ اس کا ورد (۴) رکعات نفل کے بعد ہونا چاہئے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورہ قدر دوسری میں بعد الحمد سورہ زلزلا تیسری رکعت میں الکافرون اور چوتھی میں بعد فاتحہ معوذتین پڑھے اور ورد کے وقت خوشبو جلانے یا عطر لگائے۔

بعض صوفیہ نے کہا یہ سالک اور عارف جو مبتدی، متوسط اور منتہی ہوسب کے لئے یکساں مفید ہے۔ بعض عارفین نے اس کے جو اسرار و عجائب بیان کئے ہیں اُن سے عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ (البھانی) روزانہ ایک سو (۱۰۰) بار پڑھنے سے عارف کے حجابات اٹھتے جاتے ہیں اور اُسے وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جس کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مذکورہ باتوں کی تصدیق محمد البرکیؒ نے کی ہے۔

استاد قطب محمد البرکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو شخص اس درود شریف کو زندگی میں ایک بار پڑھیگا اگر دوزخ میں ڈالا جائے تو وہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے پکڑ لے۔ (البھانی)



## دروودِ کمالیہ

ایک بار کا درود پڑھنا ایک لاکھ درود کے برابر ثواب ہے  
سیدی احمد الدروی کی صلوٰۃ کی کتاب عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں میں نے دیکھا ہے کہ اس  
دروود کو درودِ کمالیہ بھی کہا جاتا ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ  
كَمَالًا نِهَایَةً لِّكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهِ“

یہ ستر ہزار درود کے برابر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک لاکھ درود کے برابر ہے۔ یہ درود شیخ سالم بن احمد  
الشماع کی کتاب اور امام الحدیث عبداللہ بن احمد بصری مکی میں بھی دیکھا گیا۔ یہ درود شریف حضرت خضر کی طرف  
منسوب ہے۔ یہ درود شریف دافع نسیان اور بھول چوک کے لئے مشہور ہے۔ اس کو مغرب و عشاء کے درمیان بغیر  
حساب و عدد کے پڑھتے رہیں۔ (اللمحانی)

## صلوۃ عظیم اور استغفار کبیر

سید احمد اور یس (طریقہ اداریہ جو طریق شاذلیہ کی شاخ ہے) نے بلا واسطہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور بعد میں بتوسط حضرت خضر علیہ السلام سے بھی حاصل فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا وَسَّعَتْ عِلْمُ اللَّهِ**۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین بار پڑھنے کے بعد فرمایا کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُورِ وَجْهِهِ اللّٰهُ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَقَامَتْ بِهِ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی آلِ نَبِیِّ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ فِی الْعِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ صَلَوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ تُعْطِیْمَا لِحَقِّكَ یَا مَوْلَانَا یَا مُحَمَّدُ یَا ذَا الْخَلْقِ الْعَظِیْمِ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَاَجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ کَمَا جَمَعْتَ بَیْنَ الرُّوحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا یَقْظُهُ وَمَنَا مَا وَاَجْعَلْهُ یَا رَبَّ رُوحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِیعِ الْوُجُوهِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْآخِرَةِ یَا عَظِیْمُ** O پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهُ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ جَمِیعِ الْمَعَاصِیْ کُلِّهَا وَالدُّنُوْبِ وَالْاِثَامِ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمْدًا وَخَطَاًا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا قَوْلًا وَفِعْلًا فِی جَمِیعِ حَرَکَاتِیْ وَسُکُنَاتِیْ وَخَطَرَاتِیْ وَانْفَاسِیْ کُلِّهَا دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِنْ الذُّنُبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا احَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاهُ الْکِتَابُ وَخَطَهُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا اَوْجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ وَخَصَّصَتْهُ الْاِرَادَةُ وَمِدَادَ کَلِمَاتِ اللّٰهِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِ رَبِّنَا وَجَمَالِهِ وَکَمَالِهِ کَمَا یَحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی**۔ یہی وہ استغفار کبیر ہے۔ ان دونوں (عظیم صلوٰۃ اور استغفار کبیر) کو حضرت خضر علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا اور بعد میں میں نے پڑھا پھر مجھے انوار محمدی پہنائے گئے اور اللہ کی



مدد عطا کی گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے احمد! میں نے تجھے آسمانوں کی اور زمینوں کی کنجیاں عطا کی ہیں اور یہ

مخصوص ذکر عظیم صلوٰۃ اور بہت بڑا استغفار ہے۔“

سیدی احمد قدس سرہ نے کہا کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر واسطے کے مجھے اس کی تلقین فرمائی۔ میں اسی کی متابعت میں اپنے مریدین کو تلقین کرنے لگا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے احمد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدُ مَا

وُسْعَةٍ عَلَيْهِمُ اللَّهُ“ کو میں نے تیرے لئے خزانہ بنا دیا ہے۔ کوئی شخص تجھ سے سبقت

نہیں لے جائیگا۔ اپنے ساتھیوں کو سکھاؤ وہ اس کے ذریعہ (روحانی) سبقت لے جائینگے“

شیخ احمد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وظائف لفظ بہ لفظ لکھوائے (البھائی فضائل درود شریف)

### ”وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ“

امام شعرانی نے کہا کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مَنْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ“ جس شخص نے یہ درود پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر (۷۰) دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔ اس سے وہی شخص بغض رکھتا ہے جس کے دل میں نفاق ہو۔ اس کو بعض عارفوں نے حضرت خضر علیہ السلام سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اعلیٰ درجے کی صحت میں ہے اگرچہ بعض محدثین نے اس میں کلام کیا ہے۔

حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجدد الدین فیروز آبادی صاحب قابوس سے امام سمرقندی تک سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے سنا۔ وہ فرماتے تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو مومن صلی اللہ علیہ وسلم کہے گا لوگ اُسے دوست رکھینگے اگرچہ وہی لوگ اس سے بغض و دشمنی رکھتے تھے۔ اللہ کی قسم لوگ اُسے دوست نہیں رکھیں گے جب تک اللہ اس کو دوست نہ

رکھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ کہتے سنا جس شخص نے ”صلی اللہ علی محمد“ کہا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر (۷۰) دروازے کھول لئے۔

حافظ مذکور نے بھی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ امام سمرقندی نے حضرت خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام سے بھی سنا ہے وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی اسموئیل علیہ السلام تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر اپنی مدد عطا کر رکھی تھی۔ وہ دشمنوں (مشرکین و کافرین) کی تلاش میں نکلے۔ مخالفین نے کہا کہ یہ جادوگر ہے۔ ہماری آنکھوں پر جادو کرنے اور ہم کو تباہ و برباد کرنے کے لئے آیا ہے بہتر ہے ہماری فوج جو بڑی تعداد میں ہے اُسے اور اس کے امتیوں کو تین طرف سے گھیر کر سمندر میں غرق کر دیں اور پیغمبر کو شکست دیں ادھر پیغمبر صاحب کے ساتھ بشمول ان کے جملہ چالیس (۴۰) آدمی تھے۔ اطراف سے مخالفین کی فوجوں نے گھیر لیا اور تین طرف سے دباؤ ڈالتے ہوئے سمندر کی سمت ڈھکیلنا شروع کر دیا۔ پیغمبر کی امت اپنی کمی تعداد پر نظر کر کے گھبرا گئی اور کہا اب ہم کو کیا کرنا چاہئے۔ وحی کے ذریعہ پیغمبر صاحب مطلع کئے گئے کہ وہ صلی اللہ علی محمد کے نعرے لگاتے ہوئے دشمنوں پر حملہ کریں۔ ”صلی اللہ علی محمد“ کے نعروں نے دشمنوں کے دل دہلا دیے اور فوج سراپگی کی حالت میں بھاگ کر سمندر میں گر کر غرق ہو گئی اور باقی بھاگ نکلے۔ پیغمبر صاحب کو کامیابی حاصل ہوئی۔

حافظ سخاوی نے یہ بھی روایت کی ہے کہ ملک شام سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ہے اور آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ اس نے عرض کیا وہ اندھا بھی ہے آپ نے فرمایا اس سے کہو سات راتیں ”صلی اللہ علی محمد“ کہتے رہو۔ وہ مجھے خواب میں دیکھیگا اور مجھ سے حکایت و روایت کریگا اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور وہ سرکار سے حدیث کی روایت کرتا تھا۔ (البہانی)

### شفاعت واجب ہوگئی

امام عبد الوہاب شعرانی نے کشف الغمہ میں کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ کہے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن کثیر۔ البہانی)



## الصَّلَاةُ النَّارِيَّةُ (درودِ ناریہ)

اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
الَّذِي تَنَحَّلَ بِهِ الْعُقَدَ وَتَنَفَّرَجَ بِهِ الْكُرْبُ وَتَقَضَى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ  
الرَّغَائِبُ وَحُسِّنَ الْحَوَائِثُ وَيُسْتَشْفَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى  
آلِهِ وَصَحْبِهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ O

ترجمہ: اے اللہ درودِ کامل بھیج اور سلامِ کامل بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جن کی ذات بابرکت سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں اور ساری مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں اور جملہ حاجات پوری ہو جاتی ہیں اور تمام خواہشات حاصل ہوتی ہیں اور امورِ احسن خاتمہ بھی ہوتا ہے جو بادلوں کو پانی سے سیراب کرتے ہیں آپ کی مقدس ذات کی وجہ سے روئے مبارک کے صدقہ میں اور بطفِ آل و اصحاب ہماری ہر لمحہ ہر سانس کی اس تعداد کے برابر جو کچھ کہ تیرے علم میں ہے رحمتیں نازل فرما۔

اس درود شریف کو خزانۃ الاسرار میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس یا ایک سو بار یا اس سے بھی زیادہ اس کی مداومت (ہمیشگی) کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے غم و اندوہ دکھ اور بے چینی دور کر دیگا۔ اور اس کے مسائل آسان کر دے گا۔ اس کے سینہ کو منور کر دے گا۔ اس کا مرتبہ بلند کرے گا۔ رزق میں کشادگی عطا فرمائے گا اور حسنات و خیرات کے دروازے کھول دے گا۔ اللہ اس کو زمانہ کے حوادث سے محفوظ رکھے گا اور وہ مستجاب الدعوات ہو جائیگا یہ درود اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ یہ باتیں اللہ ان ہی پر کھولتا ہے جو اس پر مداومت کرتا ہے۔ اس کو صلوٰۃ ناریہ بھی کہا جاتا ہے۔

شیخ محمد سنوئیؒ اور امام محی الدینؒ (جو جنید الیمین کے نام سے مشہور ہیں) نے فرمایا جو شخص روزانہ ایک نشست میں گیارہ بار پڑھے گا تو وہ ایسا محسوس کرے گا کہ اس پر آسمان سے رزق اتر رہا ہے اور زمین سے اُگ رہا ہے۔

امام دینوریؒ نے کہا جو شخص اس صلوٰۃ کو ہر نماز کے بعد روزانہ گیارہ (۱۱) بار پڑھیگا اور اُسے اپنا وظیفہ بنائے

گا تو اس کا روزق منقطع نہ ہوگا۔ وہ بلند مراتب اور بے اندازہ دولت حاصل کرے گا اور جو روز آنہ سو بار پڑھے گا اور اس پر ہمیشہ قائم رہے گا وہ اپنے مطلوب کو حاصل کرے گا اور اپنی خواہش و تمنا سے زیادہ حاصل کرے گا۔ جو شخص رسولوں کی تعداد کے برابر (۳۱۳) بار پڑھے گا اس پر اسرار منکشف ہوں گے جو چیز چاہا حاصل کر لے گا۔ جو شخص ہزار بار پڑھے گا اس کے فضائل بیان سے باہر ہیں۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو شخص کسی سخت مہم اور مصیبت میں پھنسا ہوا ہو اسے چاہئے کہ چار ہزار چار سو چوالیس (۴۴۴۴) بار پڑھے (اجتماعی طور پر بھی پڑھا جاتا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ حاصل کرے وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

حضرت ابن حجر عسقلانی نے بھی اسی طرح کے خواص بیان کئے ہیں (المنہاجی)  
یہ درود شریف نہایت ہی ذوداثر ہے۔ اگر صدق دل سے پڑھ کر اپنی انگلی سے پہاڑ پر اشارہ کرے تو وہ پہاڑ فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت اس درود میں رکھی ہے یہ درود ایک ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور خاص الخاص ولیوں کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔

## گیارہ ہزار درود کے برابر ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ صَلَوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ  
یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی عمدہ کیفیت ہے حافظ سخاوی نے اپنی کتاب ”القول البدیع“ میں اس کو شیخ الشیوخ الجلال ابی طاہر احمد الجندی حنفی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے جو مقبول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے مقلب ہیں کیونکہ وہ اس کا شغل رکھتے تھے۔ حافظ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار درود کے برابر ہے۔ (المنہاجی)



## منکرین درود کا حشر

اور ان کا جنت کا راستہ بھول جانا

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَخَطِيءُ الصَّلَاةِ عَلَيَّ خَطِيءُ طَرِيقِ الْجَنَّةِ (طبرانی۔ معجم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قَالَ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يَصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ (سخاوی)

ترجمہ: فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ آگ میں داخل ہوا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے قَالَ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنَا اُذْكَرُ عَنْدهُ

فَلَا يَصَلِّي عَلَيَّ ۝

ترجمہ: انسان کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر ہو جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی گئی ہے۔ مزید فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا ہلاک ہوا (سخاوی)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اپنی مجلس میں بیٹھے پھر انہوں نے اللہ کا ذکر کئے بغیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر مجلس برخواست کر دی تو قیامت کے دن اُن پر وہ مجلس وبال ہوگی اور انہیں بہت افسوس ہوگا۔

فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم) ”جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ پھر آپ نے فرمایا ”اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے دور ہوا تو بھی اُس سے دور ہو۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس شخص کے لئے ویل (افسوس) ہے

جسے قیامت کے روز میری زیارت نصیب نہ ہو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ”وہ کون ہے جس کو آپ کی زیارت نصیب نہ ہوگی۔ فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الزواجر عن اقتراف الكبائر“ میں ساٹھ (۶۰) گناہ کبارہ تفصیل سے بیان کئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سننے پر درود نہ بھیجنا ان گناہوں میں سے ایک ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھی احادیث ہیں جن میں درود نہ پڑھنے پر سخت وعیدیں آئی ہیں جیسے دخول نار (آگ میں داخل ہونا) حضرت جبریل کی دعا اور آپ کا آمین کہنا بخل کی صفت سے متصف ہونا یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ حنابلہ شافعیہ اور احناف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے درود پڑھنا واجب ہے“ اور ”درود کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے“

ابوعلی عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے لئے ابوطاہرؒ نے کچھ چیزیں لکھ کر دیں تو میں نے دیکھا جہاں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم گرامی آتا ہے وہاں صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھا ہوا ہے تو میں نے اس کی وجہ دریافت کی کہ کیوں اس طرح لکھا گیا ہے تو فرمایا ابتداء میں جب حضور کا نام آتا تو میں درود نہ لکھتا تھا۔ ایک رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے سلام عرض کیا۔ سیدو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف چہرہ کے رو برو سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ پھر سامنے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے آقا میری طرف سے کیوں چہرہ اقدس کو پھیر لیتے ہیں۔ فرمایا ”تو کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود نہیں لکھتا“ شیخ ابوطاہرؒ فرماتے ہیں میں اُس وقت سے جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھتا ہوں (سعادة الدارين) مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درود پاک سے غفلت اور سستی کی ایسی سزائیں ملتی ہیں تو وہ جو شان رسالت و نبوت میں گستاخیاں کرتے ہوں ان کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے گستاخ جب مرجاتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب اور بیماریوں سے دوچار ہو کر مرتے ہیں۔ یہ حالات عبرت و نصیحت کے لئے کافی ہیں۔



## دیدارِ نبی ﷺ

(۱) حضرت امام شافعی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ارشاد فرمایا سوتے وقت اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پانچ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پانچ بار کہو اور پھر کہو اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِيْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَمَالًا۔ جب یہ کہے گا تو میں تیرے پاس آؤں گا اور ہرگز وعدہ خلافی نہ کروں گا۔ (البہانی)

وہ درود جن کے پڑھتے رہنے سے زیارت نبی ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ (راحت القلوب)

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ (راحت القلوب)

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ (مفاخر الاسلام)

جو مذکورہ درود کو ایک ہزار بار پڑھیگا تو سیدنا محمد ﷺ کو خواب میں دیکھے گا یا اپنا گھر جنت میں دیکھ لیگا۔ اگر کچھ نہ دیکھے تو پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے ان شاء اللہ خوش کرنے والا خواب دیکھے گا۔

(۵) جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی گیارہ بار اور سورۃ اخلاص

گیارہ بار پڑھے اور بعد نماز سو (۱۰۰) بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھے گا تو حضور ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔ ان شاء اللہ تین جمعہ نہ گزرینگے کہ دیدار سے مشرف ہوگا۔

(۶) امام قسطلانی نے ہاجوٹس ہمیشہ سورۃ منزل اور سورۃ کوثر پڑھتا ہے وہ آپ کی زیارت کریگا۔ (سعادۃ الدارین)

(۷) جو کوئی خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہے وہ ۴ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت

میں ایک بار فاتحہ اور چار سورتیں والضحیٰ الم نشرح انا انزلناه اذا زلزلت الارض پڑھے۔ یہی عمل ہر رکعت میں دہرائے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود پڑھے پھر سلام پھیرے۔ بات نہ کرے اور سو جائے۔ بے شک ایسا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا۔

(۸) قطب ربانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں عن الاعرج عن ابی ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے جو کوئی جمعہ کی رات دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور پندرہ بار قل هو اللہ احد (پوری سورت) پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر ایک ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وہ مجھے دیکھے گا اور اگلے جمعہ سے پہلے پہلے دیکھے گا اور جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف۔ (سعادۃ الدارین)

(۹) عارف باللہ سیدی شیخ مصطفیٰ البکری نے اسم مبارک ”محمد“ کے فوائد میں سے ایک یہ لکھا ہے کہ جو کوئی ہر رات بائیس بار اس کا ورد کرے۔ اسے کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوگا۔ (سعادۃ الدارین)

(۱۰) خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے سترہ (۱۷) بار اَللّٰهُ الصَّمَدُ پڑھو اس کے بعد یہ دعا مانگو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ هُوَ عَیْنُکَ لَا غَیْرَکَ اَنْ تُرِیْنِیْ وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَمَا هُوَ عِنْدَکَ اور سو جائے۔

ترجمہ: الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نوروں کے اس نور کے وسیلہ سے جو تیرا عین ہے غیر نہیں کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اس صورت میں دیکھائے جیسے وہ تیرے حضور میں ہیں۔ الہی ایسا ہی کر دے۔ (سعادۃ الدارین)



## درویش شریف کی برکتیں

### مختلف واقعات کی روشنی میں

محدث حافظ شمس الدین السخاوی اور دیگر محدثین بھی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سعد بن مطرف رات میں سونے سے پہلے ایک خاص تعداد میں درویش شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات خواب میں حضور اکرم ﷺ ان کے مکان تشریف لائے اور ارشاد فرمایا درود کو کثرت سے پڑھنے والے منہ کو میرے سامنے کرو کہ میں اُسے بوسہ دوں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے بہت شرم آئی اور اپنے رخسار کو حضور کے قریب کر دیا۔ آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو مکان میں مشک سے زیادہ خوشبو پائی اور آٹھ روز تک میرے رخسار سے خوشبو مہکتی رہی۔ (راحت القلوب)

شیخ احمد بن ابی بکر بن رداد صوفی محدث اپنی کتاب میں اور شیخ مجد الدین فیروز آبادی ان کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ اقلسی نے بیان کیا کہ ایک دن شبلیؒ شیخ ابو بکر کے پاس آئے اور ابو بکر ان کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور معانقہ کیا پھر پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے میرے آقا آپ شبلیؒ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ آپ خود اور بغداد کے رہنے والے ان کو مجنون کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ میں نے از خود نہیں کیا ہے بلکہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور میں نے اسی طرح کیا جیسا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلیؒ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو لپٹا لیا پھر شبلیؒ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے شبلیؒ کے ساتھ ایسا سلوک کیوں فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ اُس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

کتاب مصباح الظلام میں مذکور ہے کہ کعب احبار سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) پر

وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے قریب تر ہو جاؤں جیسا کہ تمہارا کلام تمہاری زبان سے قریب ہے یا جس طرح تمہارے دل کے دوسو سے تمہارے دل سے قریب ہیں اور تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری آنکھوں کی روشنی تمہاری آنکھ سے قریب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میں یہی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے درود پڑھو۔ (جذب القلوب)

حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن پیاس سے تم کو تکلیف نہ پہنچے وہ جس دن کہ شدید تشنگی ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی! میں ایسا ہی چاہتا ہوں حکم باری ہوا! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ درود گناہوں کو ایسا مٹاتا ہے جیسے پانی شدید آگ کو بجھا دیتا ہے اور سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جہاد سے افضل ہے۔ (حلیہ۔ ابو نعیم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہوئے مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے قبل ان کے اگلے پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں (راحت القلوب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فریضہ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر ہے۔ اب جو لوگ حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہیں رکھتے تھے وہ دل شکستہ ہو گئے۔ اس پر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی بھیجی کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہے۔ اس کو ابو حفص عبد المجید مبانثی رحمۃ اللہ علیہ نے مجالس المکیہ میں روایت کیا ہے۔

فضل احادیث میں خضر والیاس علیہما السلام کا قصہ درج ہے جس کو شیخ مجد الدین فیروز آبادی صحیح سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ ابوالمظفر محمد بن عبد اللہ خیام سمرقندی نے کہا ہے کہ میں ایک دن مغارہ کعب میں راستہ بھول



گیا اتفاقاً ایک آدمی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ۔ اس لئے میں اس کے ساتھ ہو گیا۔ مجھے شبہ ہوا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔ میں نے نام دریافت کیا تو کہا میں خضر بن اشیا ابوالعباس ہوں۔ ان کے ساتھ دوسرے شخص کو بھی دیکھا اور ان کا نام دریافت کیا تو کہا الیاس بن شام ہے۔ میں نے کہا تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اور دریافت کیا۔ کیا تم دونوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ”ہاں“ میں نے عرض کیا مجھے وہ باتیں سنائیے جو آپ نے حضور (ﷺ) سے سنی ہیں تاکہ میں آپ کی سند سے دوسرے لوگوں سے روایت کروں۔ انہوں نے کہا ”ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا جو کوئی کہے ”صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ اس کے لئے رحمت کے ستر (۷۰) دروازے کھول دئے جاتے ہیں (مجلس مکیہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجا کرو اور نبیاء پر بھی۔ اس لئے کہ جس طرح حق تعالیٰ نے ان کو بھیجا ہے اسی طرح مجھ کو بھی مبعوث فرمایا ہے۔ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے اور کتاب دعوات الکبیر میں بھی ایسا ہی نقل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيَّ فَسَلِّمُوا عَلَيَّ الْمُرْسَلِينَ

اس کو ابن ابی عاصم نے بیان کیا سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (ق)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کی مجلس میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر جاری ہوا۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے حضور کی قبر مطہرہ کے اطراف جمع ہو جاتے ہیں اور صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو چلے جاتے ہیں اور فرشتوں کا دوسرا گروہ اسی تعداد میں آتا ہے اور وہ بھی صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہیگا جب آپ اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے۔ (راحت القلوب)

ایک آدمی طواف وسی اور مناسک حج میں سوائے درود شریف کے اور کوئی دعا نہ پڑھتا تھا۔ لوگوں نے کہا تم دعائے ماثورہ کیوں نہیں پڑھتے۔ کہنے لگائیں نے عہد کر لیا ہے کہ درود شریف ہی پڑھتا رہوں گا لوگوں نے کہا اس کی کیا وجہ ہے انھوں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میں نے دیکھا کہ ان کی شکل گدھے کی سی ہو گئی ہے۔ مجھے بہت رنج ہوا۔ اسی عالم میں ٹیک لگائی تو نیند لگ گئی۔ خواب میں سرکارِ دو عالم ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے دامن کو پکڑ کر اپنے والد کی شفاعت کے لئے عرض کیا اور عرض کیا کہ اس کا کیا سبب ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص سود خوار تھا اور جو سود لینے والا ہوتا ہے اس کا بدلہ دنیا و آخرت میں یہی ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ تیرا باپ روزِ آنہ سوتے وقت ہم پر سو (۱۰۰) بار درود پڑھتا تھا۔ اس لئے ہم اس کی شفاعت کرتے ہیں۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا جو چودھویں رات کی چاندنی کی طرح چمک رہا ہے اور دفن کرتے وقت میں نے ایک آواز سنی کہ تیرے باپ پر اللہ رب العزۃ نے یہ عنایت آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی وجہ سے کی ہے۔

اس حکایت کو دارمی نے روایت کیا ہے ایک اور روایت اسی سے متعلق بیان کی گئی کہ جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنی بخشش کروالیں فلاں مقام پر ایک جنازہ رکھا ہوا ہے نماز جنازہ میں شرکت کریں۔

(سعادة الدارين۔ نزہۃ المجالس۔ رونق المجالس۔ تنبیہ الغافلین)

بعض حدیثوں کے پڑھنے والوں (محدثین) کو خواب میں اللہ رب العزۃ نے کہا محدثین! وعظ و نصیحت کرنے والوں اور درود و سلام پڑھنے اور سنے والوں کو بخش دیا تاکہ درود و سلام پڑھنے اور سنے والے آگاہ ہو جائیں۔ درود شریف کو قرأت سے پڑھنا لوازمِ برکت سے ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو بعد موت خواب میں دیکھا کہ آسمانِ دنیا پر نماز میں ملائکہ کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ رتبہ کیسے پایا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے کئی ہزار احادیث لکھے ہیں اور ہر حدیث پر عن النبی ﷺ کہا ہے۔ یعنی ہر حدیث پر لکھا اور کہا ﷺ (راحت القلوب)



ایک نیک آدمی تین (۳) ہزار دینار کا قرض دار ہو گیا۔ قرض دینے والے نے ایک عرصہ بعد قاضی کی عدالت میں مقدمہ رجوع کیا۔ قاضی نے مقروض کو ادا کرنے کے لئے ایک ماہ کی مدت دے دی۔ مقروض نے گھر آ کر دربار الہی میں گریہ وزاری شروع کر دی اور کثرت سے درود پڑھنے لگا۔ مسلسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ ماہ کی ستائیسویں شب خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ حق تعالیٰ تیرے قرض کو ادا کرتے ہیں۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا کر کہنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا قرض تین ہزار دینار ادا کر دیں۔ مقروض شخص نیند سے بیدار ہوا اسے بہت خوشی حاصل ہوئی لیکن سوچنے لگا اگر وزیر نے اس پر کوئی دلیل طلب کی تو کیا جواب دوں؟ دوسری شب رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ نے وہی جواب ارشاد فرمایا۔ جو شب اول میں فرمایا تھا وہ شخص نہایت خوشی سے بیدار ہوا۔ پھر وہی سوچنے لگا۔ اس خواب کی صداقت پر کیا دلیل پیش کروں۔ تیسری شب پھر حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی خود سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریافت فرمایا کس سبب سے تم وزیر کے پاس جانے میں پس و پیش کر رہے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس خواب کی صداقت پر کوئی دلیل چاہتا ہوں جس کو وزیر کے سامنے پیش کروں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم سے کوئی دلیل دریافت کرے تو کہہ دینا تم بعد فجر ہر روز پانچ ہزار درود کا تحفہ پیش کرتے ہو جس کو اللہ اور کرمانا کا تین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ میں وزیر کے پاس گیا اس کے سامنے خواب کا قصہ بیان کیا۔ نیز جو علامت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان فرمائی تھی وہ بھی کہہ دیا۔ اس پر وزیر بہت خوش ہوا وہ فوراً اٹھا اور دیناروں کی تھیلیاں لے آیا اور کہنے لگا یہ تین ہزار دینار اپنے قرضے میں ادا کرو اور تین ہزار دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور تین ہزار دینار تجارت وغیرہ میں مشغول کرنے کے لئے دے اس کے بعد مجھے رخصت کرتے ہوئے کہا جب کبھی تم کو ضرورت پڑے تو میرے پاس چلے آنا۔

میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس گیا تاکہ قرض ادا کروں قرض خواہ بھی موجود تھا۔ قاضی نے دریافت کیا کہ تم غریب اور مفلوک الحال تھے۔ یہ رقم کس طرح فراہم کی تو مقروض نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ یہ سن کر قاضی نے کہا کہ یہ نیکی وزیر کو کیوں دی جائے میں خود اپنی طرف سے ادا کر دوں گا یہ کہہ کر اٹھا اور اپنے گھر سے تین ہزار دینار لے آیا اور اس کو دے دئے۔ قرض خواہ نے یہ حالات دیکھ کر کہا کہ یہ ثواب اور بزرگی مجھے ملنا چاہئے اس

نے اللہ اور رسول کے لئے قرض کو معاف کر دیا۔ مقروض وہ تمام دولت لے کر اپنے گھر واپس ہوا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

حضرت قاضی شرف الدین بازاری رحمۃ علیہ نے اپنی کتاب ”توفیق عری الایمان“ میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل کیا ہے۔

شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس لوٹ رہے تھے۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اتر اور فارغ ہو گیا پھر مجھے نیند غالب آئی اور سو گیا اور جب بیدار ہوا تو سورج غروب ہو رہا تھا اور دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بہت خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل کھڑا ہوا مجھے معلوم نہ تھا کہ مجھے کس طرف جانا ہے۔ اس اثنا میں تاریکی چھا گئی اور مجھ پر خوف و دہشت طاری ہو گئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت شدت سے پیاس لگنے لگی پانی کا نام و نشان نہ تھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں ہلاکت کے قریب ہوں۔ زندگی سے مایوس ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندادی **يَا مُحَمَّدَا ! يَا مُحَمَّدَا ! اَنَا مُسْتَعِيْثٌ بِكَ يَا مُحَمَّدَا (صلی اللہ علیہ وسلم)** میں آپ سے فریاد کرتا ہوں یا محمد! فریاد رسی کیجئے۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ آواز سنی ادھر آؤ۔ فورا میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ نے میرا ہاتھ تھام لیا ہے۔ اُن کا ہاتھ تھامنا ہی تھا کہ میری پیاس بجھ گئی اور خوف و تکاؤں یکنخت دور ہو گئی۔ پھر وہ مجھے لے کر چند قدم چلے ہی تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جاتا ہوا نظر آیا۔ امیر قافلہ نے قافلہ کو روک کر آگ روشن کی اور قافلہ والوں کو آواز دی۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ مارے خوشی کے پکار اٹھا۔ اُن بزرگ نے فرمایا یہ تیری سواری ہے۔ مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور واپس ہوتے ہوئے فرمانے لگے جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے۔ مجھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہی ذات بابرکت تھی اور سرکار تشریف لے جا رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا۔ اندھیرے میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے انوار چمک رہے تھے۔ (نزهة الناظرین)



کتاب مصباح الظلام میں حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”میں مدینہ منورہ میں تھا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ پندرہ دن یوں ہی گزر گئے جب مین زیادہ نڈھال ہو گیا تو پیٹ جالی مبارک کو لگا دیا اور درود کثرت سے پڑھنے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر مجھ کو نیند لگ گئی اور سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوا ایک طرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ مجھے حضرت علی فرما رہے ہیں اٹھ سرکار تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے جہاں نے مجھے روٹی عطا کی۔ میں نے آدھی روٹی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور بیدار ہوا تو آدھی روٹی ہاتھ میں تھی

(سعادة الدارين نزہۃ الناظرین)

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک دفعہ بحری جہاز پر سوار کہیں جا رہا تھا۔ اچانک طوفان آ گیا۔ یہ ایک ایسا بھیانک طوفان تھا کہ بچنے کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے پریشانی حد سے زیادہ تھی۔ جہازی سب ناامید ہو گئے۔ اسی اثناء میں مجھے نیند لگ گئی میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کی سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرما رہے تھے:

اے میرے امتی! پریشان نہ ہو۔ جہاز کے لوگوں سے کہہ دے کہ وہ ”درود تجینا“ ایک ہزار بار پڑھیں۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی میں نے جہاز والوں سے کہا اب کوئی فکر کی بات نہیں ہے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل جہاز ”درود تجینا“ پڑھیں۔ ہم نے درود کو ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا کا زور ختم ہوا اور کچھ دیر بعد طوفان ختم گیا۔ ہم درود شریف کی برکت سے صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

یہ بیان کر کے علامہ سخاوی محدث نے فرمایا کہ حسن بن علی رسوانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم میں یا مصائب میں مبتلا ہو تو وہ اس درود پاک کو ایک ہزار بار شوق و ذوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو نال دیر کا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول البدیع۔ نزہۃ المجالس)

## درود تبحینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ  
وَالْآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ  
وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ  
الْحَيٰرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۝

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک سائل آیا اُس نے اُن سے سوال کیا۔ انھوں نے تمسخر کے طور پر کہا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا اور ”اللہ مجھے کچھ دیجئے میں بہت تنگدست ہوں“۔ آپ کے پاس اس وقت کوئی چیز نہ تھی آپ نے دس بار درود پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مارا۔ فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس آیا تو پوچھا تجھے کیا دیا گیا؟ اُس نے ہتھیلی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔  
(راحت القلوب ملفوظات حضرت گنج شکر)

ایک بادشاہ بیمار ہوا۔ بیماری کی حالت میں چھ ماہ گزر گئے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ شبلی یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے معروضہ بھیجا کہ آپ تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود شریف پڑھ کر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت بادشاہ تندرست ہو گیا۔ (راحت القلوب)

حضرت فرید الدین گنج شکر کے پاس پانچ درویش حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ عرض کیا ہم مسافر ہیں۔ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں اور اخراجات سفر نہیں ہیں۔ حضرت خوجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر چند کھجوروں کی گھٹلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر اُن پر پھونکا اور اُن درویشوں کو دیدیں وہ حیران رہ گئے کہ ہم ان گھٹلیوں کو لے کر کیا کریں گے؟ حضرت شیخ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو ان کو دیکھو تو سہی۔ جب انھوں نے دیکھا تو وہ سب سونے کے دینار تھے۔ حضرت شیخ بدر الدین اٹلی سے معلوم ہوا کہ حضرت